مناقب مرشد اور مدنی ماحول کی منظوم توصیف

عطار کا دامن

عبدالکریم قادری بہ تعلیم عطاری

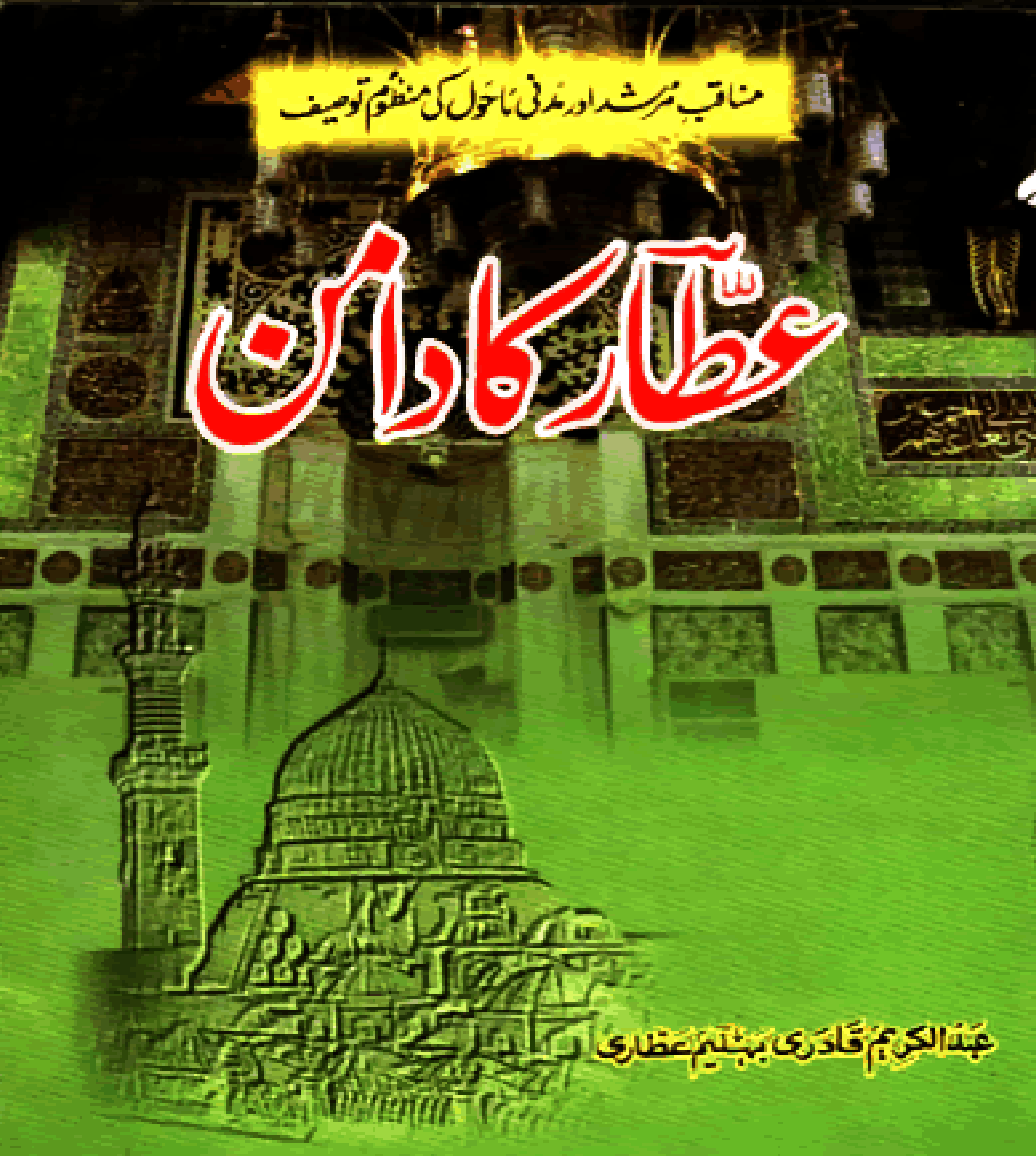

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

تاریخ: ۳ ذیقعد ۱۴۲۵ھ حوالہ: ۹۴

تصدیق نامہ

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کلام

عطّار کا دامن

(مطبوعہ بہلیم پبلیشرز کراچی) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔

البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

16 - 12 - 2004

دو شعر

عطّار کے ہر عِطر کی خوشبو ہے محبت　　خوشبو یہ عطا جس کو ہو وہ پائیگا جنّت
عطّار کی گر چشمِ کرم کا ہوا شارہ　　بھیگا رہے اشکوں سے گنہگار کا دامن

نتیجۂ فکر حضرت سیّد رفیق عزیزی مدظلہ العالی

مصنف کے بارے میں

نام	عبدالکریم بہلیم عطاری
ولدیت	حاجی محمد بخش بہلیم رحمۃ اللہ علیہ
شیخِ طریقت	حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی مدظلہ العالی
اساتذۂ کرام	حضرت ادیبؔ رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید رفیق عزیزی مدظلہ العالی
قلمی نام	بہلیمؔ
تاریخِ پیدائش	14 فروری 1977ء
جائے پیدائش	ٹھری میرواہ، ضلع خیرپور میرس (سندھ)
تعلیم	ایم اے (انگلش)
زبانیں	سندھی، اردو، انگریزی
تصانیف	آغوشِ رَحمت (والدہ) 2004ء ماں (انتخاب) 2004ء عطّار کا دامن 2005ء سندھی تضمین بر سلام رضاؔ 2005ء ثنائے رضاؔ 2005ء

چیست دامنِ عطّارؔ

حضرت سید رفیقؔ عزیزی مدظلہ العالی مَحَبَّتْ کی زَبان، محبت کا دماغ، محبت کا دِل، محبت کی آنکھ، محبت کی نظر، محبت کی فِکر، محبت کا خیال، قطعی مختلف ہے، عام زبان سے، عام دماغ سے، عام دل سے، عام آنکھ سے، عام نظر سے، عام فِکر سے، عام خیال سے شعراء غزلیں کہتے ہیں، رُباعیاں اور قطعے کہتے ہیں، مثنوی لکھتے ہیں، سوز لکھتے ہیں، مرثیے لکھتے ہیں، نعتیں بھی لکھتے ہیں۔ لیکن شعرائے گرامی میں کم از کم نوّے فی صد تعداد اُن شعرا کی ہوتی ہے، جو اپنی جولانی فکر، پروازِ خیال اور اپنے زور بیان سے وہ سارے کمالاتِ شعری دکھاتے ہیں جن کا تعلق اُن کے باطن سے نہیں ہوتا، وہ جو کہتے ہیں اُس کی سرحدیں اُن کے باطن تک گئی ہوئی نہیں ہوتیں۔ وہ خوب سے خوب تر کہتے چلے جاتے ہیں، لیکن یہ خوبیٔ کلام ان کے اعمالِ ظاہری میں کہیں نظر نہیں آتی۔ وہ اپنی نام وَری اور اپنی اَنا کی تسکین اور اپنی نمائش کے شوق میں وہ سب کچھ کہے چلے جاتے ہیں، جس کا تال میل ان کے باطن تو کجا، اُن کے ظاہر سے بھی نہیں ہوتا۔

دراصل اللہ کریم نے شعرا کے لئے غاوٗن کا ارشاد، اسی قومِ شعرا کے لئے فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کیوں ہو جو کرتے نہیں۔

اس وَقت دیگر اصافِ سخن کے حوالے سے شاعر حضرات کے متعلق گفتگو کا موقع نہیں ہے۔ صرف مناقب (اور جزوً انعت) تک بات کرنے کا وَقت ہے۔ مناقب کے علاوہ کسی دینی تحریک کے جُزوی تعارف تک بات محدود رکھنی ہے۔

اشیاخِ طریقت اور علماءِ حق یعنی اربابِ شریعتِ مطہرہ تک بات محدود رہے گی۔ اس لئے کہ **''عطّارؔ کا دامن''** میں **عبدالکریم بھلیمؔ** کے اِس کلام کا مقصود ومنشا اس عہد کے اُن انقلابی شیخِ طریقت کا تعارفی اور ان کے مناقب کا بیان ہے جو الحمدللہ اپنے ظاہر و باطن کی یکسانی اور قول وفعل کی کامل ہم آہنگی سے آراستہ وپیراستہ ہیں۔ بھلیمؔ ایک جوانِ رعنا، توانا وتندرست اور آسودہ حالی کی نعمت سے بھی سرفراز ہیں۔ وہ سن وسال کی اس منزل میں ہیں جہاں لذائذِ نفس کے وہ سارے طوفان موجود ہوتے ہیں، وہ آدمی کی جوانی کو دیوانی بنا دینے کی گھات میں بپھرے رہتے ہیں۔

میں اس مقدّس ماں کی کوکھ کو سلام پیش کرتا ہوں جس نے اس عالم ظاہر کو ایسا سعید ازلی فرزند دیا ہے، جو عشقِ الٰہی سے سرشار، اپنے شیخِ طریقت حضرت مولانا محمد الیاس عطارؔ رَضَوی قادِری کے اُن فریفتہ، اور جاں نثار مریدین میں ہیں جن میں مُرید سے مُراد بننے کی صلاحیت مِنْ جَانبِ اللہ تعالیٰ کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

عبدالکریم بھلیمؔ علومِ متداولہ سے بھی آراستہ ہیں، محبت اور اِخلاص، انکسار اور محبت کے والہانہ پن نے انہیں شعرگوئی کی خوبصورتی کے ساتھ، دلوں میں گھر کر لینے والی صلاحیتِ تقریر سے بھی سجا بنا رکھا ہے۔ اپنے آقا و مولا شیخِ طریقت کے اتباعِ کامل کی

صلاحیت اللہ کریم نے اپنے خزانۂ غیب سے اُنہیں وافر عطا فرما رکھی ہے اور اُن کی شاعری کا ظاہر و باطن واحد ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ **عبدالکریم بھلیمؔ** کی شاعری اُس حُسن کی تصویر بھی ہے، جو اُن کی وحدتِ فکر و عمل اور اُن کے قول و فعل کی اکائی بنی ہوئی ہے۔ میری دُعا ہے وہ اپنے مُرشِد کے سایۂ لطف و کرم میں، ہر نظرِ بد سے محفوظ اور جماعت اہلسنّت کے حُسنِ باطن و ظاہر میں رَنگے رہیں۔ آمین

"**عطّارؔ کا دامن**" کے اس جیسی تحفے میں جو کلام ہے وہ صرف اپنے روحانی رہنما کے مناقب ہی نہیں، بلکہ اس کے بین السطور ایک سچی تعلیم بھی جاری نظر آتی ہے اور یہی شعری کمال اصول و قواعدِ شاعری کمال اصول و قواعدِ شاعری کی میزان دُرست رکھنے کی حُدود میں بھی پایا جاتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ عامۃ المسلمین و مومنین اس کتابچے سے استفادہ کر کے سچّا راستہ پانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ)

فقیر سیّد رفیقؔ عزیزی عفی عنہ

(پنجشنبہ) 26 شوال المکرم 1425ھ

9 دسمبر 2004 شمسی

تاثرات

حضرت علامہ مفتی محمد قاسم قادِری عطّاری مدظلہ العالی راقم الحروف نے زیرِ نظر کتاب "**عطّارؔ کا دامن**" بالاستیعاب پڑھی۔ بحمد اللہ تعالیٰ عزیزم جناب **عبدالکریم بھلیمؔ** صاحب نے نہایت عمدہ انداز میں اپنے پیر و مُرشِد اور علمائے اہلسنّت کی مدح لکھی ہے۔ اس سے پہلے بھی جناب بھلیم نے "**ماں**" کے عنوان پر شاعری کی دُنیا میں ایک عظیم و ضخیم کتاب تصنیف کی ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مشہورِ زمانہ سلام "**مُصطفیٰ جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام**" پر پہلی سندھی تضمین لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مزید یہ کہ اہلِ سنّت کے مقتدر علماء کی شان میں متعدد قصیدے تحریر کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور دونوں جہاں کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

محمد قاسم قادری

یا مُرشِد

مدظلہ العالی

(عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنّت، شیخِ طریقت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی)

طفیلِ شہِ کربلا میرے مرشد
ہٹے راہ کی ہر بلا میرے مرشد

ہو مقبول میری دُعا میرے مرشد
ہو پورا ہر اِک مُدعا میرے مرشد

ہو لب پر بوقتِ قضا میرے مرشد
فقط آپ ہے کی ثناء میرے مرشد

مجھے سب نے ٹھکرادیا میری مرشد
ہے صِرف آپ کا آسرا میرے مرشد

تڑپتے ہوئے جب کہا ''میرے مرشد''
بنے خود مرا حوصلہ میرے مرشد

رہے دُور ہر اِک وَبا میرے مرشد
ہیں صرف آپ دَارُالشفاء میرے مرشد

خزاں اِس میں ڈیرے لگائے ہوئے ہے
گلستانِ جاں ہو ہَرا میرے مرشد

مہکتا ہے مثلِ گلابِ مدینہ
جو پاس آپ کے آگیا میرے مرشد

یہ ہیں آسمانِ ولایت کے تارے
چمکتے رہیں گے سدا میرے مرشد

ملے سبز گنبد کی رنگت کا صدقہ
سجے سر عِمامہ سَدا میرے مرشد

لکھوں منقبت آپ کی خونِ دل سے
ہو مقبول میرا لکھا میرے مرشد

شریعت، طریقت کا عرفان دے کر
حقیقت میں لیجئے چھپا میرے مرشد

میں ہوجاؤں ''ھُو'' کے سمُندر میں غاطاں
ہو اِک جام ایسا عطا میرے مرشد

رہوں منزلِ بُعد میں اور کب تک
ہو اَب قرب کا باب وا میرے مرشد

ولایت کا سہرا جو پہنے ہوئے ہیں
ہیں محبوبِ غوث الوریٰ میرے مرشد

مجھے آپ نے جس کا رہرو بنایا
بھلا دوں نہ وہ راستا میرے مرشد

مجھے سوزِ قلب و جگر بھی عطا ہو
ملے کاش دردِ رضؔا میرے مرشد

دھنسا ہوں گناہوں کے دَلدل میں ہائے
مجھے ہاتھ اپنا تھما میرے مرشد

چمک آپ سے پائی مُشتاقؔ نے بھی
مرا قلب بھی جگمگا میرے مرشد

ملے دم میں دامِ اَلم سے رِہائی
نگاہِ کرم ہو ذَرا میرے مرشد

گنہ دل کی تختی کے دھل جائیں سارے
وہ آنسو ہوں مجھ کو عطا میرے مرشد

جو طیبہ میں اور مجھ میں دُوری ہے اب تو
مٹا دیجئے یہ فاصلہ میرے مرشد

گناہوں کی کثرت سے دَم گھُٹ رہا ہے
بچالیں پئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد

جلا آپ نے دی ہے لاکھوں دلوں کو
مرا دل بھی پائے جلا میرے مرشد

ولی ہی نہیں آپ تو ہیں ولی گر
مجھے بھی عطا ہو وِلا میرے مرشد

گلابوں سے بھر جائے گا میرا دامن
یہ کیسے کہوں مسکرا میرے مرشد

جہنم کی آتش کو جو سرد کردے
لگن اپنی ایسی لگا میرے مرشد

ملی عشق و اُلفت کی اعلیٰ سعادت
ہے رُتبہ بڑا آپ کا میرے مرشد

یہ صِرف آپ کی زُلفِ عنبر فشاں ہے
ہر اک گل ہے جس سے بسا میرے مرشد

مُرادِ دلِ عاصیاں پوری کیجئے
عطا ہو غمِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد

جسے سُن کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے بلائیں
کہوں نعت ایسی بھی یا میرے مرشد

لکھوں نعتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم تو رکنے نہ پائے
قلم ایسا کیجئے عطا میرے مرشد

اُجالا جو پھیلا ہوا ہے جہاں میں
ہیں جو خورشیدِ غوث الوریٰ میرے مرشد

ہے صرف آپ کے فیض کا یہ کرشمہ
کیا گلشنِ دیں ہرا میرے مرشد

میں قُرباں اِس اُسوۂ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
عدو کو بھی دی ہے دُعا میرے مرشد

ہے سایہ فگن آپ پر فضلِ رَبّی
مددگار ہیں مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد

اِنہیں سب مسلمان کیونکر نہ چاہیں
کہ ہیں عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد

گنہگار ہوں مُستحِقِ کرم ہوں
ہوں عطّاریت پر فدا میرے مرشد

نکمّا سہی، پھر بھی ہوں آپ ہی کا
کبھی ہوں نہ مجھ سے خَفا میرے مرشد

ہو مٹی کا ڈھیلا تو بن جائے پارس
لگے ہاتھ گر آپ کا میرے مرشد

لٹاتے ہیں انوار کے جو خزانے
ہیں فیضانِ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مرشد

طلبگار ہوں صرف چشمِ کرم کا
بنادیں بُرے کو بھلا میرے مرشد

تعفّن گناہوں کا تھا جن کے دل میں
انہیں بھی تو مہکا دیا میرے مرشد

جو تھے ظلمتوں کی کٹھن وادیوں میں
اُنہیں بھی تو چمکا دیا میرے مرشد

مِرا حق نہیں اپنی ہستی پہ کوئی
میں بَردہ ہوں صرف آپ کا میرے مرشد

ہے طوفان کی زَد میں میرا سفینہ
کنارے پہ بیڑا لگا میرے مرشد

قلم آپ نے ہی پکڑنا سکھایا
ادب آپ ہی نے دیا میرے مرشد

اگر رہنُما آپ میرے نہ ہوتے
رہِ حق نہ پہچانتا میرے مرشد

شعورِ عقیدہ کا انمول تحفہ
اِسی در سے مجھ کو ملا میرے مرشد

کہیں ”لَاتَخَفۡ یَامُرِیۡدِی“ مجھے بھی
ہے قولِ غوثُ الورٰی میرے مرشد

ہے ارمان دل کا، قدم پہ تمہارے
کروں جاں اپنی فِدا میرے مرشد

تمہی ہو، تمہی ہو، تمہی ہو، تمہی ہو
جنہیں عشقِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم ملا میرے مرشد

ہر اک لب کی زینت ہے ذِکر آپ ہی کا
ہے ذکر آپ کا جا بجا میرے مرشد

یہ فیضانِ ذکرِ مدینہ ہے سارا
ہوا آپ کا شُہرہ یا میرے مرشد

چمنِ اہلِ سنّت کا مہکا دیا ہے
ہیں خوشبوئے باغِ رضؔا میرے مرشد

مُنوّر رہے قلب کا آبگینہ
ہے ارمانِ دل یہ مِرا میرے مرشد

زباں پر ہوں نغمات صَلِّ عَلٰی کے
رہے دل میں یادِ خُدا میرے مرشد

میں کھویا رہوں یادِ خیرُ البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں
وَظیفہ ہوں نعتیں سدا میرے مرشد

مِلی ہے آج مجھے لوگوں میں عزّت
کرم خاص ہے آپ کا میرے مرشد

گلستانِ دل جو مہکنے لگا ہے
یہ صدقہ ہے صرف آپ کا میرے مرشد

میں پھر دیکھوں طیبہ نگر کی بہاریں
سبب کوئی ایسا بنا میرے مرشد

شفاعت کو پانے مدینے میں جاؤں
کہیں ”چَلْ مدینہ“ ذرا میرے مرشد

یقیں ہے کہ محشر میں گرنے نہ دے گا
سہارا مجھے آپ کا میرے مرشد

قدم ایک دِل پر ہو دوجا جگر پر
یوں رکھنا سدا زیرِ پا میرے مرشد

جو مقبول ہے بارگاہِ خدا میں
وہی آپ کی ہے دُعا میرے مرشد

جو سَبۡعِ سمٰوات کو چیر ڈالے
وہی آپ کی ہے صَدا میرے مرشد

گناہوں نے ایماں پہ حملہ کیا ہے
بچا لیجئے مجھ کو یا میرے مرشد

جو اِک وار میں نَفْس کو زیر کردے / وہ شمشیر کیجئے عطا میرے مرشد
قوِی اس قدر کیجئے حافظے کو / کروں یاد قرآن یا میرے مرشد
بسیں میرے ماں باپ خُلدِ بریں میں / کریں ان کے حق میں دُعا میرے مرشد
خشوع و خضوع سے میں ساری نمازیں / کروں باجماعت ادا میرے مرشد
ترے سال بھر روزہ رکھنے صدقے / نہ ہو کوئی روزہ قضا میرے مرشد
سبھی بہنیں کرتی رہیں کاش! پردہ / ملے شرم والی رِدا میرے مرشد
طُفیلِ شہیدانِ عشق و محبت / محبت سے کر آشنا میرے مرشد
رہے دُور بے جا ہنسی کی نحوست / غمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رُلا میرے مرشد
حیاء کا نظر کو ملے کاش سُرمہ / بنادے مجھے باحیاء میرے مرشد
مَلوں آنکھ سے ناخنِ پا تمہارا / نظر تا کہ پائے حیاء میرے مرشد
کروں پیروی سُنّتوں کی ہمیشہ / ملے نسبتِ اولیاء میرے مرشد
سفر قافِلوں کا رہے میرا پیہم / غمِ دیں ہو مجھ کو عطا میرے مرشد
یہی اوڑھنا اور بچھونا ہو میرا / رہے وِردِ لب "قافِلہ" میرے مرشد
میں جب عالمِ نزع میں گھِر چکا ہوں / مجھے یاد کلِمہ دِلا میرے مرشد
ذرا دستِ اقدس مرے سر پہ رکھئے / ہے بیمار کی التجاء میرے مرشد
رکھو ہاتھ سینے پہ آجاؤ پیارے / چھٹیں نبضیں، دَم ہے چلا میرے مرشد
چلے آؤ بدکار کو غُسل دینے / پئے حاجی مُشتاق یا میرے مرشد
اُتر کر مری قبرِ تاریک میں اب / بنادو اسے پُر ضیاء میرے مرشد
دُعا ہے گنہگار کی یاالٰہی! / رہیں مجھ سے راضی سدا میرے مرشد
مَرے جب یہ بھلیم عطاری مولیٰ / لبوں پر ہو اس کے صدا "میرے مرشد"

دامنِ عطّار

اللہ نے بخشا مجھے عطّار کا دامن
صد شکر ملا صاحبِ انوار کا دامن

آیا ہے میرے ہاتھوں میں عطار کا دامن
عطار کے ہاتھوں میں ہے سرکار ﷺ کا دامن

ہوں قادِری عطّاری نہ پوچھو مری نسبت
تھامے ہوئے ہوں حیدرِ کرّرا کا دامن

محشر کی تمازت سے بچائے گا یقیناً
یاغوث ترے دلبر و دلدار کا دامن

عطار نے قرآن کا پیغام دیا ہے
مضبوط پکڑلو شہِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن

جو قبر سے تا حشر مرے ہاتھ میں ہوگا
عطار کا دامن ہے یہ عطار کا دامن

تھامے ہوئے دامن کو گزر جاؤں گا پُل سے
ایسا ہے میرے پیارے طرفدار کا دامن

عطار بچا لیجئے محشر میں خدارا
ہاتھوں سے نہ چھوٹے کہیں سرکار ﷺ کا دامن

مشتاق کے صدقے میں عطا کیجئے ٹکڑا
اُمید لئے پھیلا ہے بدکار کا دامن

بھلیم کی لاج آپ کے ہاتھوں میں ہے مرشد
آلودۂ عصیاں ہے گنہگار کا دامن

تعارف دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی وہ اِخلاص کی تعمیق[1] ہے
جس پہ مُہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالیقیں تصدیق ہے

دعوتِ اسلامی کا ثانی نہیں، کوئی نہیں
رائے یہ میری نہیں ہے باخدا تحقیق ہے

رحمتوں اور برکتوں کے نُور سے معمور ہے
اہلِ ایمان و محبت کی بھی یہ توثیق[2] ہے

سُنّتِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بھی انکاری ہوا
وہ کلامُ اللہ کی رُو سے کُھلا زِندیق ہے

اے مرے بھائی ترے سب کام بنتے جائیں گے
قافِلوں کا بن مُسافر گر تجھے توفیق ہے

ماں کو اولاد کو گھر بار کو اور جان کو
نام پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَاروں، سُنّتِ صِدِّیق ہے

میں ہوں رشکِ قدسیاں خادم ہوں اس محبوب کا
جس کے صدقے سب جہانوں کی ہوئی تخلیق ہے

نورِ عطّاری عطا **بھلیم رَضوی** کو بھی ہو
آپ کے در پر جو یہ محتاجِ یک تصدیق ہے

[1] گہرائی ...... [2] تصدیق

عطّاری مہک

فیضانِ عطّار ہے جاری بڑھتے جائیں گے عطاری
جائیں طیبہ باری باری میرے مولیٰ سب عطاری
ہم عطّار کے ہیں عطاری جانے ہم کو دُنیا ساری
عطاری کیونکر ہو ناری دستِ غوث رضی اللہ عنہ میں لاج ہماری
ہو جاؤ گے باغ بہاری فوراً بن جاؤ عطاری
مُرشِد پہ میں جاؤں واری جس نے مِری تقدیر سنواری
عطاری کی ذمّہ داری دینِ حق کی خدمتگاری
ہوگا وہ صیدِ قہاری جو ہے سُنّت کا انکاری
پا لیتا ہے ہر عطاری عشقِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشاری
کہہ دے بھلیّم عطاری "ایک عطاری سب پہ بھاری"

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نجدیت سے بر سرِ پیکار احمد یار خاں
خنجرِ رضاؔ کی دھار احمد یار خاں

اہلسنّت کے بڑے سردار احمد یار خاں
ہیں غلامِ سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں

ہیں یقیناً واقفِ اَسرار احمد یار خاں
رحمتِ رحمٰن کے آثار احمد یار خاں

آپ سے کرتے رہیں گے پیار احمد یار خاں
سنّیوں کے آپ ہیں سالار احمد یار خاں

آپ کو گستاخیوں سے عار احمد یار خاں
ہے ادب کا آپ سے پرچار احمد یار خاں

ظالموں کے واسطے تلوار احمد یار خاں
چشمِ گستاخِ نبی میں خار احمد یار خاں

بالیقیں ہیں مرکزِ انوار احمد یار خاں
بیکسوں کے مُونس و غمخوار احمد یار خاں

ہو چکی حالت ہماری زار احمد یار خاں
ناؤ اپنی بیچ ہے منجدھار احمد یار خاں

پیکرِ غیرت بڑے خوددار احمد یار خاں
ہیں رضاؔ کے جام سے سرشار احمد یار خاں

علم و عرفاں کا ہیں لالہ زار احمد یار خاں
ہیں محبت کا عجب اظہار احمد یار خاں

ہیں مُطہّر آپ کے اَفکار احمد یار خاں
آپ کا پاکیزہ ہے کردار احمد یار خاں

"جَاءَ الْحَقُّ" کا تیر ہر منکر کے دل سے پار ہے
ہے یہ زورِ حیدرِ کرّار احمد یار خاں

اعلیٰ حضرت کے خلیفہ کے ہیں شاگردِ عظیم
جو ہو رشکِ خلد، وہ گلزار احمد یار خاں

جس نے کی پنجہ لڑانے کی جسارت آپ سے
مَر کے وہ مٹی ہوا غدّار احمد یار خاں

اہلِ مکّہ و مدینہ آپ کے شیدا ہوئے
آپ کی جب سن چکے گفتار احمد یار خاں

ایک ہو کر نیک ہو کر سارے ہی سُنّی رہیں
سنّیوں کا کردو بیڑا پار احمد یار خاں

سُنّتوں کو عام کرنے میں رہیں مصروف ہم
لمحہ اِک بھی گزرے نہ بیکار احمد یار خاں

دعوتِ اسلامی بے شک آپ ہی کا فیض ہے
عام ہے اب سنّتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں

دعوتِ اسلامی حضرت! مدّعا تھا آپ کا
جس کو پورا کر چکے عطّارؔ احمد یار خاں

اعلیٰ حضرت کے وسیلے سے دُعا ہے رات دن
توڑ دوں نفس کی زُنّار احمد یار خاں

مصطفیٰ کے عشق سے اب زندگی بخشو اسے
ہو مرا دل عاشقِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم احمد یار خاں

ہوں بفیضِ پنجتن اِن پانچ کا ادنیٰ غُلام
داتا و خواجہ، رضا، سردار ، احمد یار خاں

معذرت کے ساتھ پیشِ خدمتِ عالی ہُوا
ہوں سگِ عطار میں سرکار احمد یار خاں

کیونکہ لکھ سکتا نہیں **بہلیمؔ** رَضوی قادری
آپ کے شایانِ شاں اشعار احمد یار خاں

امتحانی قافلہ

بہت خوبصورت سفر کر رہے ہیں مُرادوں سے دامن کو ہم بھر رہے ہیں
بنے جو بھی راہِ خُدا کا مسافر وہ سب دل میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کر رہے ہیں
جنہوں نے کیا وقت قُربان اپنا وہی باقی لوگوں سے بہتر رہے ہیں
وہی لوگ تو پیارے اللہ کے ہیں جو راضی خُدا کی رضا پر رہے ہیں
وہ آنکھیں جو ہمراہ تھیں قافِلے کے اُن آنکھوں میں طیبہ کے منظر رہے ہیں
وہ لمحات جو قافلے میں گُزارے وہی محوِ نیکی سراسر رہے ہیں
بتاؤں تمہیں بَرَکتیں قافِلے کی ان آنکھوں میں سپنے بھی سندر رہے ہیں
نہ سمجھو اسے رَاہِ معمولی بھائی اِسی راستے پر قلندر رہے ہیں
سبھی قافِلہ نذرِ محبوبِ رَبی دل و جان و چشم و نظر کر رہے ہیں
بڑا معتبر دین کا راستہ ہے اسی راستے پر پیمبر رہے ہیں
خُدا کا کرم ہے نبی کی عطا ہے شیاطین ہمیں دیکھ کر ڈَر رہے ہیں
ہے خلدِ بریں ان پہ قربان جو بھی سروں کو درِ یار پہ دھر رہے ہیں
بُلالو شہا صلی اللہ علیہ وسلم قافِلے کے وسیلے مدینے کی یادوں میں جو مر رہے ہیں
وہ سب پائیں گے ان کے دامن کا سایہ جو مصروفِ نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم رہے ہیں
وہی حشر میں خوب سَورے رہیں گے جو سنّت سے ان کی سَوَر کر رہے ہیں
مُحمّد مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جنہوں نے وہی تو بھنور سے اُبھر کر رہے ہیں
وہی اشک ہیرے وہی اشک موتی جو راہوں میں ان کی بکھر کر رہے ہیں
رہے ہیں وہیں پر جبیں سا ملائک قدم مصطفیٰ کے جہاں پر رہے ہیں
اُنہی پر عنایت کی چادر تنی ہے مسلماں جو ذکرِ نبی کر رہے ہیں
گئے تھے وہاں، تھے جہاں کشتی والے سدا جن کے کاندھوں پہ لنگر رہے ہیں
جنہیں صاف پانی میسر نہیں ہے نہ جانے وہ کیسے بسر کر رہے ہیں
مسلمانوں کی دیکھ کر خستہ حالی مری پلکوں پر دل کے گوہر رہے ہیں
سنو تین دن کربلا دیکھنے کو کئی مرتبہ "کیــٹــی بــنــدر" رہے ہیں
سفر میں حضر میں بھی عطار مرشد یہ **بھــلــیــم** کے دل کے اندر رہے ہیں

﴿ضلع ٹھٹھہ (سندھ) کی مشہور تحصیل "کیٹی بندر" جہاں مَدَنی قافِلے میں حاضری ہوئی۔ ۸،۹،۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ﴾

دعائے قبولیت

یاالٰہی قافلے کی حاضری مقبول ہو
اولیاء اللہ سے دل کی لگی مقبول ہو

جو گزاری ہیں الٰہی اولیاء کی یاد میں
غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلے ہر گھڑی مقبول ہو

عاشقوں نے جو لُٹائے آنکھ کے موتی وہاں
آنسوؤں کی بہنے والی ہر جھڑی مقبول ہو

نعت خوانی، فاتحہ ذکر و دُرود اور منقبت
ہر تلاوت کی خُدایا چاشنی مقبول ہو

جن مزاروں پر چڑھائیں چادریں اور جتنے پھول
ان کا اک اک تار اور اک اک کلی مقبول ہو

کاش مل جائے ہمیں محویتِ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کے عشق میں دیوانگی مقبول ہو

یاالٰہی سیّدی احمد رضا کے واسطے
دین کی خاطر ہماری زندگی مقبول ہو

یانبی **بھلیم** رَضَوی پہنچے جب دربار میں
پھر کہے سر کو جھکا کر حاضری مقبول ہو

﴿ ستمبر 2000ء پاکستان بھر کے مزاراتِ اولیاء پر حاضری کے حسین سفر میں لکھے گئے اشعار۔ ﴾

دین کی خاطر

تمہیں حالات نے مُسلم پُکارا دین کی خاطر لُٹادو جان و مال اپنا خدارا دین کی خاطر

صحابہ سر ہتھیلی پر لئے حاضر ہوئے یکسر مِرے میٹھے نبی نے جب پکارا دین کی خاطر

خدا کی راہ پر آؤ، نبی کی چاہ کو پاؤ وہ ہے خوش بخت جس نے دن گزارا دین کی خاطر

اگر اِک بار ''مدنی قافلے'' میں بار[۱] پایا ہے مِری مانو، کرو ہمت دوبارہ، دین کی خاطر

ہوئی انوار کی بارش، کرے پوری خدا خواہش جو بھائی قافلے میں اب سِدھارا دین کی خاطر

نہ پھر مرعوب ہوں گے ہم، نہ پھر مغلوب ہوں گے ہم بچھونا اوڑھنا ہو گر ہمارا دین کی خاطر

کرو اے بھائیو ہمت، مٹاؤ باہمی نفرت سبھی اک دوسرے کو دو سہارا دین کی خاطر

یہاں کچھ کام کر جاؤ، جہاں میں نام کر جاؤ فقط جینے کا مقصد ہو تمہارا دین کی خاطر

کرو گے دین کی خدمت، ملے گی نعمتِ جنّت مصائب کو یہاں کرلو گوارا دین کی خاطر

کوئی ثروت کا طالب ہے کسی پر جاہ غالب ہے مگر عشاق نے دامن پسارا دین کی خاطر

صحابہ کا تھا یہ جذبہ، سنو! گھر بار سب اپنا نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پہ وارا دین کی خاطر

سنو تو ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً'' [۲] حدیثوں میں یہ فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کتنا پیارا دین کی خاطر

الٰہی اس کو سوزِ عشق ایسا مرحمت فرما دلِ **بھلیم** بن جائے شرارا دین کی خاطر

[۱] موقع ...... [۲] حدیثِ پاک ترجمہ ومفہوم: ''پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔''

دعوتِ اسلامی

رحمتِ رحمٰن پالے دعوتِ اسلامی لے میں
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اُجالے دعوتِ اسلامی میں

زندگی اپنی بنالے دعوتِ اسلامی میں
ہاں مقدّر آزمالے دعوتِ اسلامی میں

ہر طرف دیکھو تو بس ہریالی ہی ہریالی ہے
رِیش عِمامہ، زلفوں والے دعوتِ اسلامی میں

لگتے ہیں اسلامی بھائی سارے ہی مِثلِ گُلاب
ربّ نے ہیں چُن چُن کے ڈالے دعوتِ اسلامی میں

اے مِرے اسلامی بھائی رحمتیں گر چاہئیں
قافلوں سے لَو لگالے دعوتِ اسلامی میں

قادِری اور سہروردی، نقشبندی، چشتی بھی
ربّ تعالیٰ نے یہ ڈالے دعوتِ اسلامی میں

نُوری آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہر نورانی سُنّت تھام کر
قلب نورانی بنالے دعوتِ اسلامی میں

چاہتا ہے گر خدا و مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہیں
تو قدم اپنے جمالے دعوتِ اسلامی میں

اُس کے سر پر مُرشِدی عطّار کا سایہ رہے
جو بھی خود کو بیچ ڈالے دعوتِ اسلامی میں

باغِ جنّت حشت تک مہکے گا تیری گور میں
قسمت اپنی تُو جگالے دعوتِ اسلامی میں

دل اگر تیرا عِبادت میں نہیں لگتا کبھی
ایسا دل آکر جگالے دعوتِ اسلامی میں

بے گُنہ رہنے کا جذبہ تجھ کو آئے گا نصیب
اجتماعِ پاک پالے دعوتِ اسلامی میں

گر نہیں جاتی ہے تجھ سے عادتِ عصیاں و جُرم
دل کی کالک کو مٹالے دعوتِ اسلامی میں

ربّ کی رحمت تو برستی ہے یہاں پر رات دن
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تُو پالے دعوتِ اسلامی میں

حُبِّ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈتا پھرتا ہے اے بھائی اگر
اس کی لَو تُو اب لگالے دعوتِ اسلامی میں

عشق ہے پیارے نبی سے سُنّتوں سے پیار ہے
پڑ گئے فیشن کو تالے دعوتِ اسلامی میں

اللہ والوں کو مبارَک نسبتوں کے فیض سے
آتے ہیں اللہ والے دعوتِ اسلامی میں

راہِ سنّت پر ہو جس کو استقامت کی طلب
درسِ سنّت کا وہ پالے دعوتِ اسلامی میں

نفس و شیطاں کے ہر اک حملے سے ہم بچ کر رہیں
یا خدا ایسا چھپالے دعوتِ اسلامی میں

عِجز والے، انکساری والے گر ہوں ڈھونڈنا
ہیں وہ سارے بھولے بھالے دعوتِ اسلامی میں

دِل اُجل جاتے ہیں اِس میں ایک بار آکر تو دیکھ!
دل نہ رہنے پائیں کالے دعوتِ اسلامی میں

نیکیوں سے ہو محبت اور عبادَت میں مٹھاس
دیکھ! یہ دولت بھی پالے دعوتِ اسلامی میں

اُسوۂ احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے رات دن کرلے بسر
نیکیاں اپنی بڑھالے دعوتِ اسلامی میں

دیکھ! حنفی، مالکی بھی شافعی اور حنبلی
چاند کے ہیں سارے ہالے دعوتِ اسلامی میں

اُسوۂ مُرشِد سے جو بھی روک سکتے ہوں تجھے
جان ایسوں سے چھڑالے دعوتِ اسلامی میں

نُور کا منکِر نہ بن دامن اندھیروں سے بچا
سوچ طیبہ کی بنالے دعوتِ اسلامی میں

سُنّتوں کو یاد رکھ، دامن بچا اغیار سے
جان دوزخ سے بچالے دعوتِ اسلامی میں

حَشر میں ہو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں
نیکیاں خود پر سجالے دعوتِ اسلامی میں

آخِرت خود ہی سَنور جائے گی آجا اِس طرف
اپنا دل بطحا بنالے دعوتِ اسلامی میں

چاہتا ہے گر تُو بچنا ہر گھڑی شیطان سے
تاج عِمامے کا سَجالے دعوتِ اسلامی میں

دین کے کاموں میں سُستی ہے بہت گھاٹے کا کام
سُن لے آسْتانے والے! دعوتِ اسلامی میں

عرض ہے **بھلیمؔ** کی پیارے خدائے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ ایماں کے اُٹھالے دعوتِ اسلامی میں

عید کے دن اپنے مرحوم والدین کو مت بھولئے

منقول ہے کہ جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ** پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (یہ دونوں عیدین میں کیا جا سکتا ہے) (مکاشفة القلوب صفحه 308)